

## شرك اور مشرك کے بارے میں مناظرہ

<"xml encoding="UTF-8?>

حافظ:- کچھ اسی حدیث پر انحصار نہیں ہے کہ آپ اس کی اصلاح کی کوشش کریں بلکہ آپ کی کتابوں وارد تمام دعاؤں کے اندر کفر و شرک کے نمونے ملتے ہیں جیسے بغیر ذات پرور دگار عالم یک طرف توجہ کئے ہوئے اماموں سے حاجتیں طلب کرنا اور یہ غیر خدا ہے حاجت طلب کرنا خود ہی شرک کی ایک مکمل دلیل ہے۔

خیر طلب:- آپ کی ذات سے یہ بات بہت بعيد تھی کہ اپنے اسلاف کی پیروی کرتے ہوئے ایسی فضول اور بے جا بات منہ سے نکالیں، واقعی آپ بہت بے انصافی کرتے ہیں یا پھر اس پر توجہ نہیں کرتے ہیں کہ کیا فرمایے ہیں یا بغیر شرک کے معنی پر غور کئے ہوئے بیان کرتے ہیں میں متمنی ہوں پہلے شرک اور مشرك کے معنی بیان فرمائیں تا کہ حقیقت ظاہر ہو۔

### شیعوں کی طرف شرک کی نسبت دینا

حافظ:- مطلب اتنا واضح ہے کہ میرے خیال میں تشریح کی ضرورت ہی نہیں، بدیہی چیز ہے کہ خدائی بزرگ کا اقرار کرتے ہوئے غیر خدا کی طرف توجہ کرنا شرک ہے اور مشرك وہ شخص ہے جو غیر خدا کی طرف رخ کرے اور اس سے حاجت طلب کرے۔

جماعت شیعہ جیسا کہ مشابدہ ہے کبھی خدا کی طرف توجہ نہیں رکھتی ہے اور بغیر خدا کا نام لئے ہوئے اپنے سارے مقاصد اپنے اماموں سے عرض کرتی ہے یہاں تک کہ میں دیکھتا ہوں کہ شیعہ فقراء گزرگاہوں اور دروازوں اور دکانوں پر آتے ہیں، تو کہتے ہیں۔ یا علی، یا امام حسین یا امام رضاؑ غریب یا حضرت عباس اور ایک مرتبہ بھی نہیں سنا گیا کہ یا اللہ کہیں۔ یہ باتیں خود شرک کی دلیل ہیں کیونکہ جماعت شیعہ کبھی خدا کی طرف توجہ نہیں کرتی بلکہ اپنی تمام تر توجہ غیر خدا سے وابستہ رکھتی ہے۔

خیر طلب:- میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کی اس طرح باتوں کا کیا مقصد سمجھوں، آیا ان کو ہٹ دھرمی کی دلیل سمجھوں کہ قصدا تجابل عارفانہ کر رہے ہیں یا حقائق کی طرف توجہ نہ کرنے کا نتیجہ ہے؟ میں امید کرتا ہوں کہ آپ ہٹ دھرمی کرنے والوں میں سے نہ ہوں گے۔

چونکہ ایک عالم باعمل کے شرائط میں سے انصاف بھی ہے لہذا جو شخص حق سے واقف ہو اور اپنی مطلب برآوری کے لئے حق کشی کرے وہ انصاف سے دور ہے اور جس کے پاس انصاف نہیں وہ عالم بلا عمل ہے، حدیث رسول میں ارشاد ہے "العالم بلا عمل کا الشجر بلا ثمر" (یعنی عالم بے عمل بغیر میوہ کے درخت کی مثل ہے) آپ جو بار بار اپنے جملوں میں شرک اور مشرك کے الفاظ زبان پر جاری کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے لغو اور بے مغز دلائل سے موحد شیعوں کو مشرك ثابت کریں تو ممکن ہے کہ آپ کے بیانات بے خبر سنی عوام پر اثر انداز ہو جائیں اور وہ شیعوں کو مشرك سمجھ لیں (جیسا کہ اب تک ان پر غلط اثر پڑتا رہا ہے)۔

لیکن یہ محترم حاضرین جلسہ شیعہ حضرات آپ کی تقریر سے سخت ناراض اور ناخوش ہیں اور آپ کو ایک مطلب پرست اور افترا پرداز عالم سمجھ رہے ہیں کیونکہ یہ اپنے عقائد سے واقف ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ نے ان الزامات میں سے ایک بھی ان کے اندر موجود نہیں ہے ۔ لہذا اپنے الفاظ اور بیانات میں ایسے جملے ادا نہ کرنے کی کوشش فرمائیے کہ ان پر سچی بات واضح ہو اور ان کے دل آپ کی طرف کشش محسوس کریں ۔ میں مجبو رہوں کہ آپ اجازت دیں تو حاضر و غائب برداران اہل سنت کے سادہ ذہنوں کو روشن کرنے کے لئے وقت کے لحاظ سے مختصر طور پر شرک اور مشرک کے بارے میں اسلام کے بزرگ محققین حکماء وفقاء اور علماء جیسے علامہ حلی ، محقق طوسی ، علامہ مجلسی علیہم الرحمۃ جو اکابر و مفاخر علمائے شیعہ میں سے ہیں اور دوسرے حکماء اور صاحبان تحقیق جیسے صدر المتألهین شیرازی ، ملا نوروز علی طالقانی ، ملا بادی سبزواری اور جناب صدر کے دونوں با عظمت خوش مرحوم فیض کاشانی و فیاض لاهیجانی رحهم اللہ کا آیات قرآنی اور ارشادات ائمہ طاہرین علیہم السلام کی روشنی میں جو کچھ عقیدہ ہے وہ آپ کے سامنے پیش کروں تاکہ حاضرین جلسہ یہ نہ سمجھ لیں کہ شرک کے معنی وہی ہیں جو آپ مغالطہ دے کر بیان کر رہے ہیں ۔

حافظ:- غصے کے ساتھ فرمائیے ۔

نواب:- قبلہ اس جلسہ کی بنا چونکہ بے سواد لوگوں کے سمجھنے کے لئے ہے لہذا پہلے بھی عرض کر چکا ہوں ، متنمنی ہوں کہ اپنے ارشادات میں انتہائی سادگی کا لحاظ رکھئے آپ کی نظر صرف حضرات علماء اور ان کی عقل کے مطابق جواب دینے پر نہ رہنا چائیے بلکہ اہل مجلس کی اکثیریت بالخصوص ہند اور پیشاور کے باشندوں کی رعایت ضروری ہے جو اہل زبان نہیں ہے کہ پیچیدہ اور مشکل مطالب بیان نہ فرمائیے گا ۔

خیر طلب :- جناب نواب صاحب آپ کی یاد دھانیاں میرے پیش نظر ہیں ، اور کچھ اسی صحبت پر منحصر نہیں ہے بلکہ جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں میری عادت ہی ہے کہ جس مجمع میں کچھ عوام اور بے خبر افراد موجود ہوتے ہیں وہاں قطعاً اپنا روئے سخن خواص پر موقف نہیں رکھتا ہوں ، اس لئے کہ پیغمبروں کی بعثت اور کتابوں کے نزول کی غرض بے خبر لوگوں کو متنبہ کرنا تھا اور یہ نظریہ ہر گز عملی جامہ نہیں پہن سکتا جب تک حقائق جس طرح سے آپ نے فرمایا سادہ طور پر اور قوم کی زبان میں بیان نہ ہوں چنانچہ حدیث میں رسول اللہ (ص) کا ارشاد ہے کہ "نَحْنُ مُعَاشُ الْأَنْبِيَاءِ نَكْلُمُ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عَقُولِهِمْ" (یعنی ہم پیغمبروں کی جماعت لوگوں سے ان کے عقولوں کے مطابق گفتگو کرتی ہے) یقیناً آپ کی خواہش اصولی اور برابر میرے پیش نظر ہے ۔ امید کرتا ہوں کہ آپ کی منشاء کے مطابق پہلے سے زیادہ عمل کرسکوں گا اور متنمنی ہوں کہ جس مقام پر سہوا غفلت ہو جائے وہاں آپ حضرات توجہ فرمادیجئے گا ۔

## شرک کے اقسام

خیر طلب :- جہاں تک آیات قرآنی کے خلاصے ، اخبار کثیرہ اور محققین علماء کی تحقیقات کا ملہ سے اور بالخصوص ان اہم تشریحات سے جو صدر المتألهین اور فاضل طالقانی نے فرمائی ہیں معلوم ہوتا ہے شرک کی

دو قسمیں ہیں اور دوسرے اقسام شرک نہیں دونوں قسموں میں پوشیدہ ہیں ۔ اول جلی اور آشکار، دوسرے شرک خفی و پوشیدہ ۔

## شرک جلی

### شرک در ذات

شرک جلی کا مطلب کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ذات یا صفات یا افعال یا عبادت میں خدائے تعالیٰ کا کوئی شریک قرار دے۔

شرک در ذات یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے مرتبہ الوہیت اور ذات میں شریک قرار دے اور زبان سے اس کا اعتراف کرے جیسے (بت پرست) اور مجوس جو اصل و مبداء، نور و ظلمت، بیزان اور ابرہمن کے قائل ہیں اور نصاری جو اقانیم ثلاثة کے قائل ہوئے اور ذات خداوندی کو تین اجزاء یعنی باپ بیٹا اور روح القدس میں تقسیم کیا، ان میں سے بعض کا عقیدہ یہ ہے کہ روح القدس کے عوض مریم ہیں۔ ان تینوں میں سے ہر ایک کے لئے ایک خاصیت کے معتقد ہوئے جو باقی دو میں موجود نہیں ہے۔ اور جب تک یہ تینوں اکھڑا نہ ہوں ذات خداوندی کی حقیقت مکمل نہیں ہوتی جیسا کہ سورہ نمبر 5 (مائده) آیت نمبر 77 میں خدا نے ان کے قول کی تردید اور اپنی وحدانیت کا اثبات فرمایا ہے "لقد كفر الذين قالوا إن الله ثالث ثلاثة وما من الله إلا الله واحد" (یعنی یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے خدا کو تین میں سے ایک جانا (یعنی تین خدا کے قائل ہوئے باپ بیٹا، روح القدس) حالانکہ سوائے خدائے واحد کے اور کوئی خدا نہیں)۔

## عقائد نصاری

اس آیہ مبارکہ میں نصاری کے فرقوں میں نسطوریہ، ملکائیہ اور یعقوبیہ کا بیان کیا گیا ہے جنہوں نے ثنویہ اور بت پرستوں سے یہ عقیدہ حاصل کیا (كتاب الوثنية في الديانية النصرانية - مؤلف تنیر بیرونی کی طرف رجوع کیا جائے) خلاصہ یہ کہ نصاری ثنویہ اور مجوس کی طرح مشرک ہیں کیونکہ اقانیم ثلاثة کے قائل ہیں اس میں سے زیادہ واضح الفاظ میں وہ لوگ کہتے ہیں کہ الوہیت خدا، مریم اور عیسیٰ کے درمیان مشترک ہے ان میں سے بعض کا عقیدہ ہے کہ خدا، عیسیٰ اور روح میں سے ہر ایک خدا ہے۔ اور اللہ جل جلالہ ان تین میں سے ایک ہے، وہ کہتے ہیں کہ پہلے سے خدا تین تھے۔ اقnonom الاب، اقnonom الابن، روح القدس (سریانی زبان میں اقnonom کے معنی وجود ہستی ہیں) اس کے بعد یہ تینوں اقnonom ایک ہو گئے اور وہ مسیح ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عقلی، نقلی دلائل سے دلائل اتحاد کا باطل ہونا ثابت ہے۔ اور اس معنی سے اتحاد حقيقی محال ہے حتیٰ کہ غیر ذات واجب الوجود میں بھی اسی وجہ سے آخرت میں فرماتا ہے۔ "وما من الله إلا الله واحد" (یعنی کوئی ایسی ذات واجب جو عبادت کی مستحق ہو سوا خدا ئے یکتا کے موجود نہیں ہے جو وحدانیت محض سے موصوف ہے۔ شرکت کے وہم سے بالاتر ہے اور سارے ممکن موجودات کا مبداء وہی ذات وحدہ لا شریک ہے۔

## شرک در صفات

شرک در صفات یہ ہے کہ خدائی تعالیٰ کی صفات جیسے حکمت، قدرت اور حیات وغیرہ کو قدیم لیکن زائد ذات سمجھیں جیسے اشعری جو ابو الحسن علی ابن اسماعیل اشعری بصری کے اصحاب میں جیسا کہ آپ کے اکابر علماء مثلاً علی ابن احمد بن حزم الظاہری نے کتاب فصل جزء چہارم صفحہ نمبر 207 میں اور مشہور فلسفی ابن رشد محمد بن احمد اندلسی نے کتاب "الکشف من منا بح الادقة في عقائد الملة" صفحہ نمبر 58 میں نقل کیا ہے کہ یہ لوگ معتقد ہیں کہ اللہ کے صفات زائد بر ذات اور قدیم ہیں۔ چنانچہ جو شخص صفات خداوندی کو حقیقتاً اس کی ذات اجل پر زائد سمجھے یعنی اس کو صفت عالمیت، وہ مشترک ہے اس لئے کہ اس نے قدم میں اس کے لئے کفو و قرین اور ہمسر ثابت کیا حالانکہ سوا حق تعالیٰ کی ذات ازلی کے کائنات میں کسی قدیم کا وجود نہیں ہے اور صفات خداوندی اس کی عین ذات ہیں جیسے شیرینی اور چکنا ہٹ الگ کی کی چیزیں نہیں ہیں جو شکر اور روغن کی ذات پر وارد ہوئی ہوں بلکہ جس وقت خدا نے شکر اور روغن کو پید کیا، تو پھر وہ شکر اور روغن ہی نہ رہیں گے۔ "تلک الامثال نضریها للناس وما يعقلها الا العالمون" یہ مثالیں ذہنوں کو ملتافت کرنے کے لئے ہیں تاکہ ہم جس وقت بو لیں خدا یعنی عالم، حی، قادر، حکیم، وغیرہ تو یہ سمجھ لیں کہ صفات خداوندی اس کی ذات پر زائد نہیں ہیں۔

## شرک در افعال

افعال میں شرک یہ ہے کہ خدا کو حقيقی طور پر متعدد اور متفرد بالذات نہ سمجھے، اس صورت سے کہ مخلوقات میں سے کسی ایک فرد یا افراد کو خدا کے افعال اور تدبیروں میں مؤثر یا مؤثر کا جزء سمجھے یا یہ کہ خلقت کے بعد امور کو مخلوق کے سپرد جانے جس کے یہودی قائل تھے کہ خدانے مخلوقات کو خلق کیا اس کے بعد امور کی تدبیر سے بازیبا۔ سارا کام خلق کے ذمہ چھوڑ دیا اور خود علیحدگی اختیار کر لی۔ چنانچہ ان لوگوں کی مذمت میں سورہ نمبر 5 (مائده) آیت نمبر 26 میں ارشاد ہے "وقالت اليهود يدالله مغلولة غلت ايديهم ولعنوا بما قالوا بل يداه مبسوطتان ينفق كيف يشاء" (یعنی یہودیوں نے کہا کہ خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں) اب وہ خلقت میں کوئی تغیر نہیں کرے گا اور نہ کوئی چیز پید کرے گا اس جھوٹی بات کی وجہ سے) ان کے ہاتھ بندھے گئے اور وہ خدا کی لعنت میں گرفتار ہوئے۔ بلکہ خدا کے دونوں ہاتھ (یعنی اس کی قدرت اور حرمت) کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے نفقہ دیتا ہے

اور مشرکین غلات جن کو مفوضہ بھی کہتے ہیں قائل ہیں کہ خدا نے اماموں کو امور تفویض کر دیئے۔ وہی پیدا کرتے ہیں اور روزی دیتے ہیں۔ یہ بدیہی چیزیں ہیں کہ جو شخص افعال خداوندی میں کسی طریقے سے کسی کو دخیل سمجھے، جز مؤثر کی صورت سے یا انبیاء یا امتوں یا اماموں کو تفویض امور کی حیثیت سے قطعاً شرک ہے۔

## شرک در عبادت

اور شرک در عبادت یہ ہے کہ عبادت کے موقع پر ظاہری توجہ یا دل کی نیت غیر حق کی طرف رکھے مثلاً نماز میں خلق کی طرف توجہ کرے یا اگر نذر کرتا ہے تو خلق کے لئے کرے اور اس طرح عبادتوں میں نیت کی ضرورت

ہے اگر عمل کے وقت نیت غیر خدا کے لئے ہو تو وہ مشرک ہے کیونکہ سورہ نمبر 81(کہف) آیت نمبر 110 میں صریحی طور پر اس طرح کے عمل (شrk) سے منع کیا گیا ہے۔ قوله "فمن کان یرجو لقاًربہ فلیعمل عملاً صالحًا ولا یشرك بعبادۃ ربہ احداً" (یعنی جو شخص لقاءِ رحمت پروردگار کا امیدوار ہے اس کو چائیے کہ وہ نیکو کار بنے (یعنی پاک اور پسندیدہ عمل کرے) اور اپنے خدا کی عبادت میں ہرگز کسی کو اس کا شریک نہ بنائے۔ عمل اور عبادت کے وقت چائیے کہ غیر خدا کی طرف توجہ نہ کرے، پیغمبر یا امام یا مرشد کی صورت نظر کے سامنے نہ رکھے اس طریقے سے کہ نماز، روزہ، حج، خمس، زکاۃ اور نذر وغیرہ ہر قسم کی واجب یا مستحب عبادت کا ظاہر عمل خدا کے لئے ہو لیکن دل اور باطن میں توجہ غیر خدا کی طرف رہے یعنی شہرت اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے یا کسی اور مقصد سے۔

اس لئے کہ عمل میں ریا حدیث کی زبان میں شرک اصغر کہا گیا ہے جو ہر عامل کو برباد کرنے والا ہے چنانچہ حضرت رسول (ص) اللہ خدا سے منقول ہے کہ "اتقوا الشرک الاصغر" یعنی پریبز کرو چھوٹے شرک سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ چھوٹا شرک کون ہے؟ فرمایا "الریاء والسمعة" ریا اور سمعہ (یعنی دکھانے اور سنانے کے لئے عبادت کرنا (متترجم) شرک اصغر ہے۔

نیز آنحضرت (ص) سے مروی ہے کہ فرمایا "ان اخوف ما اخاف عليکم الشرک الخفی ایا کم والشرك السر فان الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل علی الصفا فی اللیلة الظلماء" (یعنی بد ترین چیز جس سے میں تمہارے لئے ڈرتا ہوں وہ پوشیدہ شرک ہے۔ لہذا مخفی شرک سے دور رہو کیونکہ میری امت میں شرک اندهیری رات میں سخت پتھر پر چونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پو شیدہ ہے پھر فرمایا جو شخص ریا کے ساتھ نماز پڑھے وہ مشرک ہے۔ جو شخص ریا سے روزہ رکھے یا ریا سے صدقہ دے یا ریا سے حج کرے یا ریا سے غلام آزاد کے وہ بھی شرک ہوگا۔ اور یہ آخری قسم چونکہ قلبی امور سے متعلق ہے لہذا شرک خفی میں شامل کی گئی ہے۔

حافظ:- ہم آپ ہی کے بیان سے سند لے رہے ہیں کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص خلق کے لئے نذر کرے تو وہ مشرک ہے لہذا شیعہ بھی مشرک ہیں، اس لئے کہ ہمیشہ امام اور امام زادہ کے لئے نذر کرتے ہیں اور چونکہ یہ نذر غیر خدا کے لئے ہے لہذا یقیناً شرک ہے۔

## نذر کے بارے میں

خیرطلب :- عقل اور علم منطق کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی قوم وملت کے عقائد میں فیصلہ کرنا چائیں تو جاہل اور بے خبر لوگوں کے اقوال یا افعال پر فیصلہ نہیں کیا کرتے بلکہ اس قوم کے قوانین اور ان کی معتبر کتابوں پر پورا تبصرہ کرتے ہیں۔

حضرات محترم اگر آپ شیعوں کے عقائد کی تھے تک پہنچنا چاہتے ہیں تو یہ خبر شیعہ عوام کے اقوال و افعال پر توجہ نہ کرنا چائیے کہ اگر بے پڑھے لکھے فقیروں نے راستوں میں یا علی یا امام رضا کی صدا لگادی تو آپ ان الفاظ کو ان کے یا تمام شیعوں کے شرک کی دلیل قرار دیں یا اگر ایک جاہل محض ناواقفیت میں امام یا امام زادہ کے لئے نذر کرے تو آپ اس کو اپنے مقابل کو زیر کرنے کے لئے حربہ بنا لیں۔ اس لئے کہ جاہل اور لا ابالی افراد تو ہر قوم کے عوام میں پیدا ہوتے ہیں۔

البتہ آپ کی نیت خالص ہے، بہانہ سازی اور عیب جوئی کے درپے نہیں ہیں اور عقلمندی کے ساتھ سمجھنا چاہتے ہیں تو شیعوں کی فقہی کتابوں کی طرف رجوع کیجئیے جو عام طور پر دستیاب ہوتی ہیں اور ہر کتب

خانے میں ان کی کوئی نہ کوئی جلد اور رنسخہ موجود ہے۔

چنانچہ اگر فقہ کی استدلالی کتابوں اور عملیہ رسائل کامطالعہ کیجئے تو آپ دیکھیں گے کہ علاوہ اس کے کہ کوئی شرک کاطریقہ موجود نہیں ہے، احکام بھی مہمل اور بے قاعدہ نہیں ہیں بلکہ فقہ جعفری کے باطن سے توحید کا لب لباب ظاہر و آشکار ہے۔

شرح لمعہ اور شرائع الاسلام سارے کتب خانوں میں موجود ہیں ان کامطالعہ کیجیے تو اسی باب نذر میں نیز جملہ فقہائی شیعہ کے عملیہ رسالوں میں ملے گا۔ نذر چونکہ خدا کے لئے کسی عمل کو اپنے اوپر لازم کرنے کی وجہ سے ابواب عبادت میں سے ایک باب ہے لہذا اس کے لئے حتمی طور پر دو شرطوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ان دونوں میں سے کوئی مفقود ہوگی تو نذر منعقد نہ ہوگی، اول:- نیت متصل بہ عمل ، اور دوسرا :- صیغہ چاہیے وہ جس زبان میں ہو۔

جب مسلمان یہ سمجھ لے گا کہ اس کی نذر بغیر ان دو شرطوں کے صحیح نہ ہوگی تو کوشش کرے گا کہ پہلے ان دونوں کامطلب اور نوعیت سمجھ لے اس کے بعد نذر کرے جس وقت کسی فقیہ سے سوال کرے گا یا کوئی رسالہ پڑھے گا تو اس کو معلوم ہوگا کہ اولاً ساری عبادتوں میں بالخصوص نذر میں نیت اللہ کے بارے میں اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہونا چاہیئے لہذا غیر خدا کے لئے نیت کا سوال یہ ختم ہو جاتا ہے۔ دوسری شرط جو پہلی شرط کا تتمہ ہے اور اس کو مضبوط کرنے والی ہے ، یہ ہے کہ نذر کنے والے کو نذر کے وقت صیغہ پڑھنا لازمی ہے اور صیغہ میں جب تک خدا کا نام نہ ہو صیغہ جاری نہیں ہوتا ، مثلاً روزہ کی نذر کرنا چاہتا ہے۔ تو کہے "للہ علیٰ ان اصوم"

یا شراب ترک کرنا چاہتا ہے تو کہے "للہ علیٰ ان اترک شرب الخمر" اور اسی طریقے سے دوسری نذریں ہیں۔ اگر فارسی یا اردو وغیرہ بولنے والے کے لئے عربی صیغہ جاری کرنا آسان نہ ہو تو ہر قوم والا اپنی زبان میں صیغہ جاری کر سکتا ہے اس شرط سے کہ اس کے معنی مذکورہ صیغہ سے مطابق ہوں ، اور اگر نیت میں غیر خدا ہو یا کسی اور زندہ یا مردہ کو خدا کے نام کے ساتھ شامل کر لے۔ چہلہے پیغمبر یا امام یا امام زادہ ہی کا نام ہو تو قطعاً وہ نذر باطل ہے اور اگر عمداً جان بوجہ کر ایسا کرے تو مشرک ہے کیونکہ مذکورہ آیت میں کھلا ہو ارشاد ہے "ولا یشرک بعبادة رب احدا" البته اہل علم پر لازم ہے کہ نا واقف لوگوں کو سمجھا ئیں کہ نذر قطعاً خدا کے نام پر اور خدا ہی کے لئے ہونا چاہیئے، چنانچہ واعظین اور مبلغین برابر اپنا فرض انعام دیتے رہتے ہیں۔ اور شیعہ فقہاء عموماً بیان کیا کرتے ہیں کہ نذر ہر زندہ یا مردہ کے لئے چاہیے وہ پیغمبر یا امام ہی ہو باطل ہے اور اگر سمجھ کے عمداً ایسا کرے تو مشرک ہے۔

نذر صرف خدا کے لئے کریں اس کے مصرف کے تعین میں اختیار ہے۔ مثلاً نذر کرے کہ خدا کے لئے کوئی گوسفند فلاں مکان یا عبادت خانے یا بقوعہ امام وغیرہ میں لے جا کر قربانی کرے گا۔ یا کوئی رقم یا لباس خدا کے لئے فلاں سید یا عالم یا یتیم یا فقیر کو دے گا تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر پیغمبر یا امام یا امام زادہ یا عالم یا یتیم یا محتاج وغیرہ کے لئے نذر کرے تو حتماً باطل ہے اور علم وقصد کے ساتھ قطعاً شرک ہے۔ ہر رسول، فقیہ، عالم، واعظ اور مبلغ کا فرض لکھنا اور بیان کرنا ہے۔ "وما علی الرسول الا البلاغ" یعنی پیامبر پر سوا مکمل طریقے سے پہنچا دینے کے اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ سورہ نور آیت 54۔

اور لوگوں کا فرض سننا اور عمل کرنا ہے اگر کوئی شخص یا اشخاص احکام دین کے سیکھانے اور سکھانے کی کوشش نہ کریں اور ہدایات کے مطابق اپنے مذہبی فرائض پر عمل نہ کریں تو ان کے اصل عقیدے اور اصول وقواعد میں کوئی نقص نہیں پیدا ہوتا۔

میرا خیال ہے کہ اسی قدر جواب سے حقیقت ظاہر ہوگئی اور اس کے بعد آپ حضرات شیعوں کو مشرک کہہ کر عوام کو غلط فہمی میں مبتلا نہ کریں گے ۔

## شرك خفي

بہتر ہے کہ ہم لوگ پہلی گفتگو کی طرف رجوع کریں اور مطلب پورا کریں ۔ دوسری قسم شرك خفی و پوشیدہ ہے اور وہ شرك در اعمال اور طاعات و عبادات میں رہا ہے اس قسم کے شرك اور شرك در عبادت کے درمیان جس کو ہم نے شرك جلی میں شمار کیا ہے فرق یہ ہے کہ بندہ سرك عبادت میں خدا کے لئے شریک قرار دیتا ہے اور مقام عبادت میں اس کی پرستش کرتا ہے، مثلاً اگر نماز یمن غیر خدا کو مد نظر رکھے جیسے شیاطین کے بھکانے سے مقام ولایت کی صورت نگاہ میں لائے یا کسی مرشد کو مرکز توجہ بنائے تو قطعاً وہ عمل باطل اور شرك خفی ہے، عبادت میں سوا ذات وحدہ لاشریک کے انسان کے ذہن و فکر میں اور کسی کو دخل نہ ہونا چاہیئے ورنہ شرك جلی میں داخل ہو جاتا ہے ۔

حضرت رسول خدا(ص) سے مروی ہے کہ فرمایا "يقول الله تعالى من عمل عملا صالحا اشرك فيه غيري فهو له كله وانا منه برئ وانا اغنى الاعنياء عن الشرك" یعنی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص کوئی نیک عمل کرے اور اس میں میرے غیر کو شریک کرے تو سارا عمل اسی کے لئے ہے اور میں اس (عمل یا عامل) سے بیزار ہوں اور میں تمام اغنية سے زیادہ شک سے غنی ہوں۔ نیز روایت میں ہے کہ ارشاد فرمایا جو شخص نماز پڑھے یا روزہ رکھے یا حج کرے اور اس کا نظریہ یہ ہو کہ لوگ اس عمل پر اس کی مدح کریں "فقد اشرك في عمله" تو یقیناً اس نے اس عمل میں خدا کے لئے شریک قرار دیا۔

نیز کاشف اسرار حقائق حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ "لو ان عبدا عمل عملا يطلب به رحمة الله والدار الآخرة ثم ادخل فيه رضا احد من الناس كان مشركا" (یعنی اگر کوئی بندہ رحمت خدا اور جزائے آخرت کی طلب میں کوئی عمل کرے اور اس میں کسی انسان کی رضامندی کو شامل کرے تو وہ عامل مشرک ہو جائے گا)۔

شرك خفی کا دامن بہت وسیع ہے کیونکہ کسی عمل میں غیر خدا کی طرف ایک مختصر سی توجہ بھی مشرک بنا دیتی ہے ۔

## شرك در اسباب

اس شرك کی قسموں میں سے ایک شرك در اسباب ہے جیسا کہ اکثر لوگ صرف اسباب اور خلق پر امید و خوف کی نظر رکھتے ہیں ، یہ بھی شرك ہے لیکن شرك در اسباب سے مراد یہ ہے کہ اسباب ہی میں اثر سمجھے مثلاً آفتاب اشیا کی تربیت میں اثر انداز ہوتا ہے اگر اس اثر کو بغیر مؤثر حقیقی کی طرف توجہ کئے ہوئے خود آفتاب کی جانب سے سمجھئیں تو شرك ہے اور اگر اس کا مؤثر حکیم مطلق کو اور آفتاب کو فیض رسانی کا ذریعہ جانیں تو ہرگز شرك نہیں ہے، بلکہ یہ تو ایک طرح کی عبادت ہے کیونکہ حق کی نشانیوں پر توجہ کرنا خود حق کی طرف توجہ کرنے کا پیش خیمه ہے؛ جیسا کہ قرآن مجید کی آیتوں میں اس امر کی جانب اشارہ موجود ہے کہ آیات الہی پر غور کرو اس لئے کہ فکر و نظر خود خدائے تعالیٰ کی طرف توجہ کا مقدمہ ہے ۔

اسی طرح اسباب میں سے بہر سبب کی طرف جیسے تاجر کی طرف، کاشتکار کی زراعت کی طرف، باغبان کی باغبانی کی طرف، پیشہ ور کی پیشہ ور کی طرف اور منظم کی اپنے انتظام کی طرف یہاں تک کہ کسی قسم کا کام کرنے والے کی اپنے شغل اور عمل کی طرف مستقل اور خاص توجہ مشرک بنادیتی ہے اور اگر سبب و اسباب پر اس کی نظر اس نیت سے ہو کہ "لا مؤثر فی الوجود الا اللہ" یعنی اثر دینے والا سوا خدا کے کوئی اور نہیں ہے تو کوئی قباحت نہیں ہے اور شرک نہ ہوگا۔

### شیعہ کسی پہلو سے مشرک نہیں

اس مختص تمہید کے بعد جس سے مطلب واضح ہوگیا ہے اور ہم اصول شرک اور اس کے معانی و آثار بیان کرچکے ہیں، اب اجازت دیجئے کہ اپنے بیانات سے نتیجہ نکالیں اور دیکھیں کہ ہم نے شرک جل و خفی کے جو طریقے بیان کئے ہیں ان میں سے کس کے ماتحت آپ شیعوں کو مشرک کہتے ہیں۔ آیا کہاں اور کس پڑھے لکھے یا جاہل شیعہ سے آپ نے سنا ہے کہ وہ خدائی تعالیٰ کی ذات و صفات اور افعال میں کسی شریک کا قائل ہو؟ یا پروردگار کی عبادت میں کسی دوسرے معبد کو پیش نظر رکھتا ہو؟ یا شیعوں کی کونسی کتب اور اخبار و احادیث میں دیکھا ہے کہ اصول و فروع اور عقائد کے بارے میں ان بزرگان دین اور ائمہ طاہرین سے کوئی ایسی بات یا حکم منقول ہو جو شرک کے ان طریقوں سے ملتا ہو جو میں نے عرض کیئے؟۔

اب ربا شرک خفی اور اس کے اقسام جیسے لوگوں کو دکھانے اور ان کو متاثر کرنے کے لئے کوئی عمل کریں یا اسباب سے ربط او ر امید قائم کریں تو یہ بات تنہا شیعوں سے مخصوص نہیں ہے بلکہ شیعہ اور سنی سبھی عالم اجسام میں گرفتار ہیں اور بہت سے عقل و معرفت، ترکیہ نفس اور کامل توجہ نہ ہونے کی وجہ سے کبھی کبھی شیطان کے وسوسوں میں مبتلا ہو کر ریائی عمل کرتے ہیں، یا سرتا پا اسباب میں محو ہو جاتے ہیں اور حق کی اطاعت سے بٹ کر اطاعت شیطان کرنے لگتے ہیں اور جیسا عرض کیا جا چکا ہے اگر چہ یہ طرز عمل شرک کے مفہوم میں آجاتا ہے لیکن شرک مغفور ہے اور یقیناً معانی اور چشم پوشی کے قابل ہے کیونکہ تھوڑی روحانی توجہ سے اس کی تلافی ہو جاتی ہے۔ پھر آپ کس پہلو سے شیعوں کو مشرک سمجھتے ہیں؟ اور عوام کو دھوکے میں ڈالتے ہیں، جیسا کہ فی الحال آپ نے اشارہ کیا ہے۔

حافظ:- آپ کی ساری باتیں صحیح ہیں لیکن میں نے عرض کیا کہ اگر آپ غور فرمائیے تو خود تصدیق کیجئے گا کہ اماموں سے حاجت طلب کرنا اور ان کا وسیلہ اختیار کرنا شرک ہے چونکہ ہم کو انسانی واسطے کی ضرورت نہیں ہے لہذا جب بھی خدا کی طرف توجہ کریں گے نتیجہ حاصل ہو جائے گا۔

خیر طلب :- بڑھ تعجب کا مقام ہے کہ آپ کا ایسا منصف اور ہوشیار عالم کیونکر بغیر تحقیق کے اپنے اسلاف کی عادتوں کے زیر اثر رہ کر ایسے بیان دیتا ہے، غالباً آپ سوریہ تھے یا میری گزارشوں کی طرف کوئی توجہ نہیں تھی کہ ان مقدمات کو ذکر کرنے کا اور مطالب کی تشریح کردنے کے بعد بھی آپ یہ بات دبرا رہے ہیں کہ اماموں سے حاجت چاہنا شرک ہے۔

جناب محترم! کیا مطلقاً مخلوقات سے حاجت طلب کرنا شرک ہے؟ اگر ایسا ہے تو سارا عالم مشرک ہے اور کبھی کوئی موحد مل نہیں سکتا۔ اگر خلق سے حاجت چاہنا اور ان سے مدد کی خواہش کرنا شرک ہے تو انبیاء کس

لئے خلائق سے امداد مانگتے تھے؟ بہتر ہو گا کہ آپ حضرات کسی قدر قرآن مجید کی آیتوں پر بھی غور فرمائیں تاکہ حقیقت واضح ہو جائے۔

## آصف بن برخیا کا سلیمان کے پاس تخت بلقیس لانا

ضرورت ہے کہ سورہ نمبر 27(نمل) کی آیات نمبر 38 تا 40 پر توجہ فرمائیے جن میں ارشاد ہے "قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيْكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ \* قَالَ عَفْرِيتُ مِنْ الْجِنِّ أَنَا آتِيَكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ \* قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيَكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَأَهُ مُسْتَقِرًا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوْنِي أَلَّا شُكْرٌ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي عَنِيٌّ كَرِيمٌ \* "(یعنی جناب سلیمان نے حاضرین مجلس سے کہا کہ تم میں سے کون شخص بلقیس کا تخت میرے پاس لائے گا، قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے سامنے اطاعت گزار بن کے آئیں؟ جنات میں سے ایک دیو بولا کہ میں اس کا تخت لے آئے پر ایسا قادر اور امین ہوں کہ آپ کے دربار سے اٹھنے سے پہلے ہی لا کر حاضر کر دوں گا، اس شخص نے جس کو تھوڑا سا علم کتاب معلوم تھا (یعنی آصف بن برخیا جو اسم اعظم جانتے تھے) کہا کہ میں آپ کی پلک جھپکنے سے قبل اس کو یہاں لے آؤں گا۔ جب سلیمان نے وہ تخت اپنے پاس دیکھا تو کہا۔ یہ طاقت میرے پوردگار کے فضل سے ہے ہے۔۔۔ الی آخر) بدیہی چیز ہے کہ بلقیس کا اتنا بڑا تخت اتنی طویل مسافت سے پلک جھپکنے سے قبل سلیمان کے پاس لے آنا عاجز مخلوق کا کام نہیں ہے اور مسلم ہے کہ ایک خلاف عادت امر ہے لیکن حضرت سلیمان نے یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ یہ کام خدائی قدرت چاہتا ہے تخت منگوانے کی درخواست خدا سے نہیں کی بلکہ ایک عاجز مخلوق سے حاجت روائی اور امداد کی خواہش کی اور اہل دربار سے فرمائش کی کہ وہ عظیم الشان تخت میرے لئے منگوادو، لہذا خود جناب سلیمان کا عاجز بندوں سے یہ تقاضا کرنا کہ تم میں سے کون اپنی خدا داد قوت سے یہ کام انجام دے سکتا ہے اور تخت بلقیس کو اس کے آئے سے پہلے میرے سامنے حاضر کرسکتا ہے؟ اس بات کا ثبوت ہے کہ مخلوق سے مطلق حاجت چاہنا شرک نہیں ہے۔ خدا نے دنیا کو عالم اسیاب قرار دیا ہے۔ شرک بھی ایک قلبی امر ہے اگر اس شخص کو جس سے حاجت طلب کر رہا ہے خدا یا خدا کا شریک نہ سمجھے تو اس سے مدد لینے میں کبھی کوئی حرج نہیں جیسا کہ عام طور پر لوگوں میں رواج ہے کہ ہمیشہ زید، عمر و بکر کے دروازے پر جاکر بغیر خدا کا نام زبان پر جاری کئے ہوئے امداد کا تقاضا کرتے ہیں۔

چنانچہ اگر کوئی مريض طبيب اور ڈاکٹر کے دروازے پر جاکر کہے کہ ڈاکٹر صاحب میری فریاد کو پہنچئے، بیماری مجھ کو مارے ڈالتی ہے تو کیا یہ مريض مشرک ہے؟۔

اگر کوئی دریا میں ڈوبنے والا ہو فریاد کرتے کہ لوگوں میری مدد کو پہنچو اور مجھ کو بچاؤ اور خدا کا نام نہ لے تو کیا وہ مشرک ہے؟۔

اگر کسی ظالم نے کسی بے گناہ مظلوم کا پیچھا کیا اور اس نے وزیر اعظم کے در پر جا کے کہا جناب وزیر صاحب میری فریاد رسی کیجئے۔ میں آپ کا دامن نہ چھوڑوں گا کیونکہ مجھ کو سوا آپ کے اور کسی سے امید نہیں جو مجھ کو اس ظالم کے پنجے سے چھٹکارا دلائے تو کیا وہ مشرک ہے؟۔

اگر کسی کے گھر کوئی چور جان یا مان یا عزت کے قصد سے داخل ہوا اور وہ کوٹھے پر چڑھ کے اپنے پڑوسیوں کو مدد کے لئے پکارتے اور رسمًا کہے کہ لوگوں میری مدد کو دوڑو اور اس چور سے بچاؤ لیکن اس وقت خدا کا نا

بالکل نہ لے تو کیا وہ مشرک ہے ؟

قطعاً جواب نفی میں ہوگا اور کوئی عقلمند آدمی ایسے کو مشرک نہیں کرے گا بلکہ جو لوگ مشرک کہیں وہ یا تو بیوقوف ہیں یا پھر ان کی کوئی غرض ہے ۔

محترم حضرات ! انصاف کیجئے اور غلط فہمی نہ پھیلائے ، بالعموم سارے شیعہ اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص آل محمد کو خدا سمجھے یا ان کو خدائی ذات و صفات او رافعال میں شریک جانے تو وہ قطعی مشرک ہے ۔ اور ہم لوگ اس سے بے بیزاری اختیار کرتے ہیں ۔ اگر آپ نے مصیبتوں میں شیعوں کو " یا علی ادرکنی " یا حسین ادرکنی " کہتے ہوئے سنا ہے تو اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ " یا علی اللہ ادرکنی " یا حسین اللہ ادرکنی " بلکہ دنیا چونکہ دار اسباب ہے کیونکہ " ابی اللہ ان یجری الامور الا باسبابها " یعنی اللہ نے امور کو بغیر ان کے اسباب نافذ کرنے سے انکار کیا ہے (متترجم)۔ لہذا شیعہ اس خاندان جلیل کو وسیلہ اور اسباب نجات سمجھتے ہیں اور انہیں حضرات کے ذریعے سے خدا تک رسائی کی کوشش کرتے ہیں ۔

حافظ:- مستقل طور پر خدا ہی سے کیوں حاجت طلب نہیں کرتے کہ وسیلہ اور واسطہ کے پیچھے دوڑ رہے ہیں ؟

خیر طلب :- طلب حاجات اور رنج و غم کے دفعیہ میں ہماری مستقل توجہ پروردگار ہی کی یکتاڈات سے مخصوص ہے لیکن قرآن مجید جو ایک محکم آسمانی کتاب ہے ہم کو ہدایت کر رہا ہے کہ خدا کی جلیل بارگاہ میں وسیلے کے ساتھ حاضر ہونا چاہئیے چنانچہ سورہ نمبر 5 (مائده) آیت نمبر 36 میں ارشاد ہوتا ہے " یا ایها الذين آمنوا اتقوا الله وابتغوه اليه الوسيلة " (یعنی اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور اس کی بارگاہ میں پہنچنے کے لئے (اولیائے حق کا) وسیلہ اختیار کرو (تاکہ مطلب برآئے) ۔

## آل محمد (ع) فیض الہی کے ذریعے ہیں

ہم شیعہ اہل بیت طاہرین علیہم السلام کو امور کے حل و عقد میں قادر مطلق نہیں سمجھتے بلکہ ان حضرات کو خط کے صالح بندے اور فیض خداوندی کا واسطہ جانتے ہیں اور اس جلیل القدر خاندان کے ساتھ ہمارا توسل رسول اللہ کے حکم سے ہے ۔

حافظ:- کس مقام پر رسول اکرم (ص) نے ان سے توسل اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور کہاں سے معلوم ہوا کہ واسطے سے مراد آل محمد (ص) ہیں ؟

خیر طلب :- بکثرت حدیثوں میں حکم دیا ہے کہ خطرات اور مہلکوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے میری عزت اور اہل بیت سے متولی ہو۔

حافظ:- یا یہ ممکن ہے ؟ اگر ایسی حدیثیں آپ کی نظر میں ہیں تو ہمارے سامنے بھی بیان فرما دیجیئے ۔

خیر طلب :- آپ نے جو یہ فرمایا کہ کہاں سے معلوم ہوا کہ وسیلے سے مراد عترت اور اہل بیت پیغمبر (ع) ہیں ؟ تو آپ کے اکابر علماء جیسے حافظ ابو نعیم اصفہانی " نزول القرآن فی علی " میں حافظ ابو بکر شیرازی " ما نزل من القرآن فی علی " اور امام احمد ثعلبی اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ آئیہ شریفہ میں وسیلہ سے مراد عترت و اہل بیت رسول (ع) ہیں ۔ چنانچہ علماء میں سے شرح نهج البلاغہ جلد چہارم صفحہ 79 میں حضرت صدیقہ کبریٰ فاطمہ زبرا سلام اللہ علیہا کا وہ خطبہ نقل کیا ہے جو جناب معصومہ نے قضیہ فدک کے سلسلے میں مہاجرین انصار کے سامنے ارشاد فرمایا تھا چنانچہ خطبے کے شروع ہی میں ان مظلومہ نے مندرجہ ذیل

عبارت کے ساتھ اس آیت کے معنی کی طرف اشارہ فرمایا ہے "واحمدالله الذى بعظامته ونوره یبتغى من فى السموات والارض اليه الوسیلة ونحن وسیلته فى خلقه "(یعنی میں حمد کرتی ہوں اس خدا کی جس کی عظمت اور نور کی وجہ سے آسمانوں اور زمینوں کے رینے والے اس کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں ، اور ہم ہیں اس کا وسیلہ مخلوقات کے اندر۔

\*\*\*\*\*